۶ - میگھنا کی لہریں (افسانوں کا مجموعہ) شام بارکپوری

۷ - کرشنا چوڑا (ناول) شام بارک پوری

۸ - حضرت کریم شاہ (کتابچہ) مؤلف شمیم کاشفی

۹ - خواجہ غریب نوازؒ (کتابچہ) مؤلف شمیم کاشفی

تبصرہ

داستانِ حیات سید میر قاسم

نام کتاب : داستانِ حیات

مصنف : سید میر قاسم (سابق وزیر اعلیٰ جموں وکشمیر)

صفحات : ۵۵۲

قیمت : مجلد ریگزین -/۶۰ روپے

ملنے کا پتہ :- ادارہ ادبیات - ۲۰۰۹ قاسم جان اسٹریٹ دلی ۶

یہ کتاب ملک کے مشہور نیشنلسٹ رہنما سید میر قاسم صاحب کی آپ بیتی ہے ۔موصوف خواجہ غلام محمد صادق کے مرنے کے بعد جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ بنے اور ۱۹۷۵ء میں آپ نے خود اپنی مرضی سے وزارتِ اعلیٰ کی کرسی چھوڑ دی تاکہ مرکز اور شیخ محمد عبد اللہ کے درمیان ہوئی مفاہمت کو عملی جامہ پہنایا جا سکے ۔ اس لحاظ سے قاسم صاحب نے بہت بڑی قربانی دے دی ہے اور پھر ۱۹۸۳ء میں آپ نے اصولی اختلافات کی بناء پر کانگریس (آئی) سے علیحدگی اختیار کی۔ یہ

کتاب نہ صرف میر قاسم صاحب کی کتابِ زندگی ہے بلکہ اس میں ۱۹۴۶ء سے ۱۹۸۴ء تک کے کشمیر کے بارے میں اہم معلومات ہیں۔ کتاب کے مرتب کشمیر کے جانے پہچانے باہمت قلمکار اور ادیب جناب عبدالرحمن کوندو ہیں، انھوں نے میر قاسم صاحب سے طویل انٹرویو لیے ہیں۔ پھر انھیں مرتب کر کے نظر ثانی کے لئے قاسم صاحب کو دکھلائے ہیں۔ کتاب کا بہت حصہ خود قاسم صاحب نے اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اس لحاظ سے "داستانِ حیات" میر قاسم صاحب کی خود نوشت سوانح حیات کہلانے کی مستحق ہے۔ فاضل مرتب نے بھی ترتیب دینے میں بہت محنت کی ہے اور اس لئے کتاب میں نکھار [illegible] پیدا ہوا ہے۔ برجستہ اشعار نے کتاب میں ادبی حسن پیدا کر دیا ہے۔ کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میر قاسم صاحب کا خاندان کشمیر کا علمی خاندان رہا ہے اور اس خاندان نے آج تک بڑے بڑے اہلِ علم و فضل پیدا کیے ہیں۔ خاص کر میر قاسم صاحب کے والد مرحوم کے عم محترم ولی اللہ شاہی تو اپنی گرانقدر تصانیف کی وجہ سے کشمیر کے فارسی گو شعرا میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ آج تک اس جلیل القدر شاعر اور عالم پر تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔ کتاب کے مضامین کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خود میر قاسم صاحب اُردو اور فارسی کا اچھا سلیقہ رکھتے ہیں اور فارسی زبان کے ساتھ ان کو ایک خاص مناسبت ہے۔ علمائے دیوبند کا تذکرہ مصنف نے نہایت وسیع القلبی کے ساتھ کیا ہے۔ حضرت مولانا علی میاں صاحب کا بھی جگہ جگہ ذکرِ خیر کیا ہے اور ان کی گرانقدر کتابوں کے حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف خود وسیع المطالعہ ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کشمیر میں سیاسی لحاظ سے اُونٹ کبھی کسی کروٹ بیٹھا ہی نہیں ہے۔ وہاں قدم قدم پر سازشیں کی گئی ہیں، اور وہاں کے سیاست دانوں نے ہمیشہ اپنے ہی محسنوں کو دھوکہ دیا ہے ویسے آجکل کی سیاسی دنیا میں یہ وبا عام ہے۔ اور صرف کشمیر تک محدود نہیں ہے کتاب کے سرخ برترین ضمیمے ہیں جو پڑھنے کے لائق ہیں۔ بہرکیف یہ بات مسلم ہے کہ کتاب بڑی دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ تاریخ کشمیر کے بارے میں یہ کتاب ایک اہم دستاویز ہے اور تاریخ اور پولٹیکل سائنس کے طالبِ علموں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ہی مفید ہوگا۔ (ی۔ ا۔ ب)